جماعت احمدیہ مصر کا گروپ

مولانا ابوالعطا صاحب احمدیہ
مشنری سابق بلاد عربیہ

مولوی عبدالمغنی خاں صاحب
ناظر دعوت و تبلیغ

صوفی مطیع الرحمان ایم۔اے
مبلغ امریکہ

شیخ مبارک احمد مبلغ
مشرقی افریقہ

حضرت امیر المومنین کے احسانات طبقۂ نسواں پر

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی قلم سے

میرے لئے باعث فخر ہے۔ کہ میں جوبلی نمبر میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مضمون کو شائع کرنے کی توفیق پاتا ہوں۔ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ خدا تعالےٰ کے فضل سے خود بہت بڑے علم وفضل کی مالک ہیں۔ اور جس خوبی سے انہوں نے یہ مضمون لکھا ہے۔ وہ انہی کا حصّہ ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ ان کے علم وفضل اور عمر میں برکت دے۔ میں نہایت ادب سے ان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ آئندہ بھی اخبار الحکم کے ذریعے اپنے پاکیزہ خیالات سے قوم و ملک کی مستورات کی خدمت فرماتی رہیں۔

(محمود احمد عرفانی)

ہندوستان میں مستورات کی پستی ایک مسلّمہ چیز ہے۔ بڑے بڑے اچھے اور با اخلاق لوگ بھی مستورات کے حقوق کو پامال کرتے ہوئے یہ خیال کرتے تھے۔ کہ وہ کوئی بڑی نیکی کا کام کر رہے ہیں۔ ان کی دینی یا دنیاوی بہبود کی طرف توجہ کرنے کا کیا ذکر۔ حالانکہ محض بچوں کی تربیت کا ہی سارا بار نہیں بلکہ قوموں کی تربیت میں بھی عورت کا ہاتھ ایک بڑا نمایاں کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ بایں ہمہ عورتوں کا وجود مردوں کی طرف سے ناقابل التفات رہا

مگر

خوش قسمتی سے طبقۂ نسواں کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وجود باجود ایک ابر رحمت ثابت ہوا۔ حضور نے عورتوں کے حصّہ کی تمام شقوں کو کامل طور پر قائم فرمایا۔ مثلاً شریعت کے قیام کے لئے مردوں کے ساتھ عورتوں کو برابر کا حصّہ دار قرار دیا ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بھی ایک زمانہ تک مستورات کی طرف پوری توجہ نہیں ہوئی۔ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے طرز عمل سے اپنے گھر میں وہ تمام حقوق دے رکھے تھے۔ جو شریعت حقہ کی رُو سے مستورات کو مل سکتے تھے۔ مگر عام لوگوں کی توجہ اس طرف نہ تھی۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مستورات کے سلسلہ کو اس قدر بلند کیا۔ کہ وہ ہمیشہ کے لئے آپ کی ذات کے طفیل سربلند ہوگئیں۔ چنانچہ سب سے پہلا احسان

لجنہ اماء اللہ کا قیام

ہے۔ ۱۹۲۲ء میں آپ نے لجنہ اماء اللہ یعنی احمدی مستورات کی ایک انجمن قائم کی۔ اس انجمن کے ذریعے آپ نے مستورات کی تربیت فرما کر ان میں احساس پیدا کیا کہ وہ بھی بنی نوع انسان کا ایک جزو لاینفک ہیں اور قوموں کی ترقی و تنزل میں ان کا بھی ہاتھ ہے۔ ان میں آپ نے علمی مذاق پیدا کیا۔ اُن کو اجتماع کی برکات بتلائیں۔ ان میں اپنی قوتوں سے کام لینے کے ڈھنگ سکھلائے۔ اور ان کو لجنہ کے ذریعے فن تقریر سے آگاہ کیا۔

لجنہ اماء اللہ کا صیغہ دست کاری

بیوہ اور بیکس عورتیں یہ خیال کرتی تھیں۔ کہ ہم تو صرف خیرات پر ہی پرورش پا سکتی ہیں۔ مگر آپ نے لجنہ کے ماتحت ایک صیغہ دست کاری قائم فرما کر ایسی عورتوں کے لئے ایک سبیل معاش پیدا کر کے ان میں خودداری کا مادّہ پیدا کر دیا۔ چنانچہ وہ عورتیں جو قومی خیرات پر پلنا ہی اپنا ذریعہ معاش خیال کرتی تھیں۔ اور اس طرح ان کے اور ان کے بچوں میں ایک پستی پیدا ہوتی تھی۔ اب وہ صیغہ دستکاری کے ذریعہ کئی قسم کے کام کر کے اپنی معاش پیدا کرتی ہوئی ایک خوشی محسوس کرتی ہیں۔ اور ان کے اخلاق بجائے پستی کی طرف جانے کے بلندی کی طرف جاتے ہیں۔ اور آج قادیان میں بہت سی عورتیں ایسی ہیں۔ جو اپنے ہاتھ سے کام کر کے اپنی زندگی بسر کر رہی ہیں۔

قومی کاموں میں حصّہ

۱۹۲۳ء میں حضرت امیر المومنین نے مستورات کو برلن میں ایک مسجد قائم کرنے کے لئے تحریک کی۔ اور اس مسجد میں خالص مستورات سے چندہ مانگا۔ مستورات نے حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۷۲ ہزار روپیہ جمع کر دیا۔ یہ رقم خالص مستورات کی جیب سے نکلی۔ جو بعد میں لنڈن مسجد کی تعمیر پر خرچ کی گئی۔ اور اس طرح حضرت امیر المومنین نے احمدی مستورات کے سر کو قیامت تک بلند کر دیا اگر حضور پسند فرماتے۔ تو مردوں ہی سے یہ رقم لے لیتے۔ مگر آپ چاہتے تھے۔ کہ قوم کے اس حصّہ کو اٹھائیں جسے عام دنیا پس ماندہ خیال کر رہی ہے اور عیسائی اور مغربی دنیا یہ سمجھتی ہے۔ کہ اسلام میں عورت کی کوئی حیثیت یا جائداد نہیں۔ وہ محض مردوں کی غلام ہیں۔ چنانچہ آپ نے اسے ایسا اٹھایا۔ کہ قیامت تک لوگ مستورات کی اس قربانی کو دیکھ کر سر دھنتے رہیں گے۔ الغرض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات کی طفیل عورتوں کو یہ سعادت حاصل ہوئی۔

مستورات کو تعلیم

حضرت امیر المومنین نے احمدیہ جماعت کی ترقی کے لئے اس امر کو ضروری سمجھا۔ کہ مستورات میں علم کی اشاعت ہو۔ کیونکہ ابتدائی زمانہ میں قادیان میں سوائے چند مستورات کے کوئی تعلیم یافتہ نہ تھی۔ استانیوں کی ایسی قلت تھی۔ کہ دو تین عورتیں بمشکل پڑھانے والی تھیں۔ اور وہ بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ نہ تھیں۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی توجہ سے وہ چھوٹا سا پرائمری مدرسہ اس قدر بڑھا۔ کہ وہ ایک شاندار ہائی سکول بن گیا۔ اور تعلیم اس قدر عام ہوئی کہ اس مدرسہ سے نکل کر کئی طالبات بی۔ اے اور بی ٹی ہو گئیں۔ اور کئی ڈاکٹر ہیں۔

شاخ دینیات

چونکہ مستورات کی تعلیم کی غرض ملازمت نہیں۔ اسلئے آپ نے ان کی تعلیم کے لئے نصرت گرلز سکول میں ایک شاخ دینیات قائم فرمائی۔ تاکہ وہ علم دین سے بہرہ ور ہو کر نہ صرف دیندار مائیں اور بیٹیاں بنیں بلکہ سلسلہ کی اچھی مبلغہ بن سکیں۔

ناخواندہ بوڑھی خواتین کی تعلیم

حضرت امیر المومنین نے مستورات میں علم کی اشاعت کو اس قدر عام کر دیا۔ کہ لجنہ اماء اللہ کے ماتحت ایک خاص سکیم بنا کر بوڑھی خواتین کی تعلیم کا انتظام فرمایا۔ جس سے ایک بڑی تعداد ایسی خواتین کی جنہوں نے ساری عمر ایک نقطہ تک نہ پڑھا تھا پڑھنے لگ گئیں۔

حضور کے اپنے درس

مستورات پر آپ کا اس قدر احسان ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ آپ کی گوناگوں مصروفیتیں ہیں۔ آپ مردوں کو درس نہیں دے سکتے۔ مگر آپ نے اس کمزور ناتواں طبقہ کو اٹھانے کے لئے اپنے اوقات گرامی میں سے ایک خاص وقت نکال کر ہفتہ کے دن قرآن شریف کا باقاعدہ درس فرماتے ہیں۔ اور یہ ایسی سعادت ہے۔ کہ عورتیں اس کے لئے جس قدر بھی شکر گذار ہوں کم ہے۔

مستورات کا سالانہ جلسہ

پہلے مستورات کے سالانہ جلسہ پر کوئی انتظام نہ تھا۔ اور وہ قادیان میں ایام جلسہ میں آکر یونہی پھر کر چلی جاتی تھیں۔ مگر آپ نے اپنے زمانہ کے شروع میں ہی مستورات کی اس دینی ضرورت کا شدت سے احساس کیا۔ اور عورتوں کے لئے الگ جلسہ کا بنیاد رکھی پہلے اس جلسہ کی بنیاد حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کے مکان میں رکھی گئی۔ پھر یہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے سکائیں ہوتا رہا۔ اس کے بعد جب مستورات کی کثرت ہو گئی۔ تو دار الانوار کے راستہ میں صدر انجمن کے وسیع احاطہ میں۔ اور اب ہائی سکول کے وسیع میدان میں مغرب کی جانب ہوتا ہے۔ اس جلسہ کا سارا انتظام مستورات ہی کرتی ہیں۔ مستورات ہزارہا کی تعداد میں باہر سے آتی ہیں۔ اور روحانی فیض سے مالامال ہوتی ہیں۔

احمدیہ مستورات کا اخبار

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مستورات کی ایک اور ضرورت کو محسوس فرماتے ہوئے انکے لئے ایک اخبار جاری فرمایا۔ جس کا پہلا نام تادیب النساء رکھا۔ اور اسی کے نقش قدم پر مصباح جاری ہوا۔ جو خدا کے فضل سے ترقی کر رہا ہے۔

تحریک جدید میں مستورات کا حصّہ

وہ مستورات جو یہ جانتی نہ تھیں۔ کہ ہم پر کوئی چندہ بھی فرض ہے۔ وہ حضرت کی تربیت کے ماتحت ہر شعبے میں چندہ دینے لگیں۔ اور قربانیاں کرنے لگیں مسجد برلن اور مسجد لنڈن کا تو پہلے ذکر آ چکا ہے تحریک جدید کے پہلے سال میں مستورات نے -/۴۲۴۰ روپیہ چندہ دیا۔ اور اب ہر سال بڑھ رہا ہے۔

عام طور پر مستورات نے تحریک جدید کے منشاء کے ماتحت حد درجہ کی سادگی اختیار کر لی ہے۔ اور گوٹہ کناری زیورات وغیرہ اپنی مرغوب اشیاء کے استعمال کو سلسلہ کے مفاد کی خاطر قربان کر دیا ہے۔

وصیّت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مومنوں اور مومنات کے لئے خدا کی وحی کے ماتحت ایک مقبرہ بہشتی کا انتظام فرمایا۔ اس میں بھی عورتوں نے آپ کے زمانہ میں خوب حصّہ لیا۔ چنانچہ اس وقت تک ۱۴۷۰ مستورات موصیہ ہو چکی ہیں۔

خلافت جوبلی فنڈ

خلافت جوبلی فنڈ میں بھی مستورات نے نہایت خوشی سے حصّہ لیا۔ اور اس میدان میں بھی مردوں کے دوش بدوش حضرت امیر المومنین سے عقیدت کا اظہار کیا۔

احمدیہ مجلس مشاورت میں حق نمائندگی

آپ کا یہ بھی ایک بڑا احسان ہے۔ کہ آپ نے مستورات کو اپنی قومی مجلس شوریٰ میں حق نمائندگی عطا فرمایا۔ اور یہ ایسا اقدام ہے۔ جو ہندوستان کی کسی قوم کی عورتوں کو بھی حاصل نہیں۔ اسکے علاوہ آپ کے اور بھی بیسیوں احسانات ہیں۔ مثلاً بچوں کی تربیت کے لئے ناصرات الاحمدیہ کا قیام فرمایا۔ عورتوں کا حق وراثت دلوانے کا مردوں سے عہد لیا۔ بعض جاہل مردوں کے مظالم سے بچانے کے لئے محکمہ قضاء کے دروازے کھولے۔

الغرض احمدی عورت نے علم میں۔ عمل میں۔ قربانی میں۔ نیکی میں۔ تقویٰ اور طہارت میں حضور کے زیر سایہ جس قدر ترقی کی۔ اس کی مثال کسی قوم میں نہیں مل سکتی۔

اسلئے

احمدی مستورات کا فرض ہے۔ کہ ایسے محسن آقا کے لئے دن اور رات دعاؤں میں مشغول رہیں۔ تا اللہ تعالےٰ ان کی زندگی میں برکت دے۔ اور ان کے ارادوں اور عزائم کو پورا کرے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

تحریک جدید اور اسکی وسعت

(مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور انچارج تحریک جدید کی قلم سے)

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے اپنے مقرر کردہ خلیفۃ المسیح کے ذریعہ سے اپنے ٹھیک وقت پر بذریعہ القاء ایک ایسی تحریک کرائی جس کی ضرورت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کیلئے شدت سے محسوس کی جارہی تھی۔ جس کے الفاظ گو حضور کے ہیں۔ لیکن حکم اللہ تعالیٰ کا ہے۔

ضروریات سلسلہ اور مطالبات تحریک جدید

سلسلہ کو عادات کے قیام کے لئے سادگی کی ضرورت تھی۔ پہلا مطالبہ سادہ زندگی پورا کرتا ہے ضرورت تھی کہ دلوں میں وقت کی قربانی مال اور جان کی قربانی۔ سلسلہ کی بے لوث خدمت کا جذبہ پیدا ہو۔ جسے ساتواں۔ آٹھواں۔ نواں اور چندہ کا مطالبہ پورا کرتا ہے۔ جفاکشی کا عادی بنانے کے لئے اور وقار کے غلط مفہوم کی اصلاح کیلئے سولھواں مطالبہ موجود ہے۔ انسداد بیکاری کے لئے سترھواں مطالبہ ہے۔ غرضیکہ تحریک جدید کے کل چوبیس مطالبات اپنے اندر ہر روحانی بیماری کا علاج رکھتے ہیں۔

تحریک جدید کی ابتدائی حالت انتظامی

جس طرح ہر بڑے سلسلہ کی ابتدا بھی نہایت معمولی ہوتی ہے۔ اسی طرح تحریک جدید کے ابتدائی ایام میں نومبر ۳۴ء سے ہی یہ کام واقفین زندگی میں سے ایک نوجوان مرزا محمد یعقوب صاحب کے ذریعہ ہوتا رہا۔ فروری ۳۵ء سے اس کے لئے علیحدہ عملہ اور دفتر کی صورت ہوئی۔ اور یہ خدمت خاکسار کے سپرد ہوئی۔ اس وقت دس آدمی سروے کے لئے مقرر ہوئے جنہوں نے نہایت محنت اور اخلاص سے اس کام کو بموجب ہدایات سرانجام دیا۔ ان کی رپورٹ کے بموجب بعض علاقوں میں تبلیغی مرکز قائم کر دیئے گئے۔ انہی دنوں دس نوجوانوں کو سینکڑوں وقف کنندگان زندگی میں سے انتخاب کیا گیا۔ اور بیرون ہند کے لئے ان کو تیاری کرنے کی اطلاع دی گئی۔

تبلیغ بیرون ہند

ان مبلغین کے ذریعہ سنگاپور۔ چین۔ ہانگ کانگ۔ جاپان۔ جاوا۔ سماٹرا۔ سپین۔ اٹلی۔ البانیہ۔ یوگوسلیویا۔ ہنگری۔ یونان۔ مصر۔ پولینڈ۔ زیکوسلوویکیا۔ ارجنٹائن۔ میں پیغام احمدیت پہنچا۔ اور بفضلہ تعالیٰ بہت سے ممالک میں جماعتیں بھی قائم ہو چکی ہیں۔ اور اپنے اپنے اخلاص اور جوش کے بموجب تبلیغ کا کام کر رہی ہیں۔ ان نوجوانوں کی کوششوں سے جہاں اور کئی فوائد ہوئے۔ وہاں ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوا۔ کہ دنیا کو معلوم ہو گیا۔ کہ خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت میں ایسے بیشمار نوجوان ہیں۔ جو وقت آنے پر سربکف ہو کر دور دراز ممالک میں اپنے امام کے منشا کو پورا کرنے کے لئے اس کے ادنیٰ سے اشارے پر جانے کے لئے تیار ہیں۔ اور اس پہلے دور سے تجربہ حاصل کرنے کے بعد دوسرے دور کے تیرہ نوجوان مجاہدین بھی بیرون ہند کے لئے ہمہ تن تیاری میں مشغول ہیں۔

موجودہ شعبہ جات تحریک جدید

جوں جوں تحریک جدید کے کام میں توسیع ہوتی گئی۔ ضرورت کے بموجب شعبہ جات میں بھی توسیع ہوتی گئی۔ اس وقت بڑے بڑے شعبہ جات بتفصیل ذیل ہیں:۔

(۱) دفتر تحریک جدید۔ ابتداءً دفتر تحریک جدید دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ایک حصہ میں تھا۔ بعد میں ایک علیحدہ حصہ کرایہ پر لیا گیا۔ اور اب خدا کے فضل سے تحریک جدید کی اپنی عمارت میں ہے اور تمام ضروریات متعلقہ دفاتر سے مکمل ہے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔ اس میں اس وقت انچارج تحریک کے علاوہ تین کلرک اور ایک دفتری کام کرتے ہیں۔

(۲) دفتر تجارت جس میں علاوہ ناظم صاحب تجارت وتربیت جو مکرم خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب ہیں۔ ایک کلرک اور ایک دفتری کام کرتا ہے۔

(۳) بورڈنگ تحریک جدید۔ اس میں تحریک جدید کی طرف سے ایک داروغہ جو مکرم خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ہیں۔ ان کے علاوہ ایک سپرنٹنڈنٹ صاحب بورڈنگ ہیں جو مکرمی صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی ہیں۔ ان کے ماتحت پانچ ٹیوٹران اور دو خادم طفلاں ہیں۔ خادم طفلاں کا کام خاص طور پر چھوٹے بچوں کی نگرانی کرنا ہے۔

(۴) دار الصناعت۔ یہ ایک صنعتی ادارہ ہے۔ جس میں طلباء کو لوہے لکڑی اور چمڑے کا کام سکھایا جاتا ہے۔ اس کام کے نگران مکرم بابو اکبر علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف ورکس ہیں۔ جو اس کام کو آنریری طور پر سرانجام دیتے ہیں۔ ان کے ماتحت ایک کلرک ہے۔ اور ایک دفتری۔

(۵) بورڈنگ۔ دار الصناعت۔ جو طلباء صنعتی کام سیکھتے ہیں۔ ان کی رہائش۔ خورد و نوش کے انتظام کے لئے۔ اور ان کی اخلاقی نگرانی کے لئے بورڈنگ کا انتظام ہے۔ بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی ہیں۔ جنہوں نے سرکار انگریزی سے پنشن حاصل کرنے کے بعد اپنی خدمات کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔

(۶) صیغہ امانت جائداد۔ تحریک جدید کے دوسرے مطالبہ کے بموجب جو لوگ رقوم ارسال کرتے ہیں ان کا حساب رکھنا۔ اور اس رقم کو مناسب طور پر خرچ کر کے اس کے جملہ حسابات کو رکھنا اس شعبہ کا کام ہے۔ اس شعبہ کے سیکرٹری مکرم ومحترم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ہیں۔ اور دفتر کا کام مکرم بابو فخر الدین صاحب پنشنر سرانجام دیتے ہیں۔

(۷) دفتر فنانشل سیکرٹری۔ یہ کام مکرم چوہدری برکت علی خاں صاحب کی نگرانی میں ہوتا ہے۔ ان کے ماتحت چندہ تحریک جدید کے حسابات رکھنے اور یاد دہانی کرانے اور دیگر متعلقہ امور کو سرانجام دینے کے لئے تین کلرک ہیں۔ جو اپنے کام کو نہایت محنت اور کوشش سے سرانجام دے رہے ہیں۔

تحریک کا مستقل ریزرو فنڈ

اگرچہ تحریک جدید کا چندہ ایک معین عرصہ یعنی دس سال کے لئے ہے۔ لیکن چونکہ اس کے مطالبات مستقل طور پر ہیں۔ اور جس مقصد کے لئے اسے قائم کیا گیا ہے وہ ایک عارضی کام نہیں ہے۔ اس لئے اس کے لئے مستقل آمد کا انتظام کرنے کی صورت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ تجویز فرمائی ہے کہ چندہ تحریک جدید کے ایک بڑے حصے سے کئی ہزار ایکڑ اراضی سندھ میں خرید کی ہے۔ جس کی مجموعی قیمت ساڑھے بارہ لاکھ کے قریب ہے۔ تا کہ اس زمین کی پیداوار سے ایک مستقل آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے۔ اور عرصہ دس سال کے گذرنے پر چندہ کی ضرورت پیش نہ آئے۔ اور اسکی آمد سے ہی تبلیغی کام سرانجام دیئے جاتے رہیں۔ خدا کے فضل سے اس اراضی پر تحریک جدید کے قریباً ۲۰ کارکن کام کر رہے ہیں۔

چندہ تحریک جدید

اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جس قدر چندہ جماعت کے دوستوں کی طرف سے موصول ہوا ہے

اس کی مجموعی میزان
چھ لاکھ کے قریب
ہے۔

خدا کی ہستی پر ایک دلیل

یعنی:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی معجزانہ پیدائش

(از حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی)

ہستی پہ ہے دلیل خدا کی یہ بے نظیر
یعنی وہ ذات پاک ہے علام اور خبیر
نادان دشمنوں نے اڑایا بہت مذاق
جس وقت کوچ کر گیا پہلا پسر بشیر
تب قبل از ولادتِ محمود پاکباز
وحیِ خدا کا آ کے لگا دشمنوں کو تیر
"اک دوسرا بشیر دیا جائے گا تجھے"
آزردہ اپنے دل میں ہوا کیوں میرے نذیر
پیدا کروں گا میں اسے نو سال میں ضرور
سب مومنوں کا ہوگا وہ محبوب اور امیر
کاموں میں اپنے ہوگا اولوالعزم وہ پسر
احسان اور حسن میں ہوگا ترا نظیر
وہ صاحبِ شکوہ بھی ہوگا شکیل بھی
فرزند ارجمند گرامی و دلپذیر
قومیں سب اس سے پائیں گی برکت جہان میں
اس کی دعا سے ہونگے رہا سینکڑوں اسیر
ہوگا علوم ظاہری اور باطنی سے پُر
یعنی بہت ذہین و ذکی فاضل و دبیر
وہ تین بھائیوں کو بنا دیگا آ کے چار
فضلِ خدا سے پائیگا دولت بھی وہ کثیر
ہوگا خلافت اور امارت کو اس پہ ناز
جانیں گے جو حقیر اسے ہونگے خود حقیر
دشمن تمام ہونگے مقابل میں سرنگوں
ہوگا خدا کا شیر وہ پر دیکھنے میں شیر
محمود نام مصلح موعود ہے خطاب
ہوگا وہ میرِ قافلہ اور پیرِ دستگیر
الہام جس صفائی سے پورا ہوا سلیم
سرور دیکھکر ہے اسے ہر جوان و پیر
یہ معجزہ خدا نے دکھایا ہے اسلئے
تا یہ ثبوت ہو کہ وہ خالق ہے اور قدیر

ایسی کریم ذات سچی صفات پر
الزام جو لگاتا ہے واللہ ہے شریر

قصیدہ مدحیہ

در شانِ امام ہمام امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(از حکیم عبدالرحمٰن خاکی۔ بی۔ اے۔ کوہ مری)

طلوعِ صبحِ صادق نورِ ایمانِ بشیرالدین
فیوضِ ابر و خاور رونگِ فیضانِ بشیرالدین
دلیلِ منزلِ سالک نجومِ علم و عرفانش
کفیلِ عقدۂ طالب دبستانِ بشیرالدین
عدیلِ عنبرِ عزت تثیلِ طرۂ حکمت
شمیمِ روح افزائے گلستانِ بشیرالدین
فنائے ہستئے کفر و شرارِ خرمنِ بدعت
حیاتِ روحِ مسلم زورِ برہانِ بشیرالدین
زمینِ قادیاں شد رشکِ نورِ وادیٔ ایمن
فروغِ جلوۂ طور است درجانِ بشیرالدین
علیم و عالم و عامل سلیم و سالم و واصل
شفیق و مشفق و عادل نہے شانِ بشیرالدین
دعائے او قضائے حق ندائے او ندائے حق
نشانِ اعظم الشان است فیضانِ بشیرالدین
ربیب سایۂ رحمٰن حبیبِ حضرتِ یزداں
فروغِ چشمِ عالم نورِ عرفانِ بشیرالدین
امام و عارفِ کامل بحقِ مائل بحق شاغل
مثالِ ابرِ باذل فیضِ احسانِ بشیرالدین
جمالش جانِ محبوبی کمالش معدنِ خوبی
چہ گوہرہائے منثور است دُکانِ بشیرالدین
حیا وصفے از و قائم وفا رسمے از و دائم
بقا نقشے است از نقاشِ عنوانِ بشیرالدین
وجودِ اہرمن لرزاں پلنگِ نفسِ دوں ترساں
زغیظ و ہیبت خیرِ نیستانِ بشیرالدین
کلامش مایۂ یحیِ العظام است از نمے دانی
شنو باگوش ہوشت درسِ قرآنِ بشیرالدین
بہارِ گلشنِ امکاں ہزار گلبنِ عرفاں
حصارِ دین و ایماں جذبۂ آنِ بشیرالدین
براتِ عاشقاں حسنش حیاتِ روحِ احسانش
نجاتِ جانِ مسلم حسن و احسانِ بشیرالدین
تپِ عشقِ خداوندی غمِ تبلیغِ دینِ حق
بجا مجموعۂ درد است در جانِ بشیرالدین
نسیمِ روضۂ رضواں تسنیمِ کوثرِ عرفاں
حریمِ کعبۂ ایقان در بستانِ بشیرالدین
ادب آموزِ ہشیاراں طرب اندوزِ مہجوراں
حدیثِ عشق و شورِ بزمِ مستانِ بشیرالدین
اسیرانِ بلا را رستگاری بخشد احسانش
عزیزِ مصرِ عالم ماہِ کنعانِ بشیرالدین
گذر از غم تو اے مسلم کہ احسانش ترا ملجا
حذر اے دشمنِ ناداں ز میدانِ بشیرالدین
وزیرِ ہادیٔ عالم وجودش مرجعِ عالم
روانِ ابنِ آدم کشتۂ آنِ بشیرالدین
ندارم ہیچ غم از صدمۂ موجِ بلا خاکی
کہ من محکم گرفتم دست و دامانِ بشیرالدین

نتیجہ فکر جناب خادم حسین صاحب نیاز

بحضور مصلح موعود

(منجانب خدام۔ مجلس خدام الاحمدیہ شملہ)

اے خدا کے نور اے ذوالاحتشام
مہبط انوار اے ماہِ تمام
اے امیر المومنین۔ پیارے امام
اے حبیبِ کبریا۔ عالی مقام
عیسئے دوراں کے زندہ نشاں
جانشینِ مہدیٔ آخر زماں
حسن و احساں میں مسیحا کے نظیر
مصلح موعود اے حق کے بشیر
شانِ فاروقی ہیں و نگیں سر بسر
مظہرِ حق و علا۔ فضلِ عمر
دین کی آغوش ہے پُر از ثمار
گلشنِ احمد میں ہے تجھ سے بہار
میرزاؑ کی نسل کو با برگ و بر
ہے کہاں منکر ذرا دیکھے ادھر
شاخ در شاخ اور ثمار اندر ثمار
اور آنکھ سے دیکھ لے ہوتے ہزار
ہاں ذبیح اللہ ہے واللہ ہے تُو
اے کہ فرزندِ خلیل اللہ ہے تُو
غم میں دیں کے رہنے والے دلفگار
جاں سپار و جانفروش و جاں نثار
اے ترے فکر و دعا دیں کے لئے
اے ترے صبح و مسا دیں کیلئے
نائبِ حق۔ یادگارِ مرسلین
حامیٔ دینِ متین۔ اے شاہِ دیں
حجۃ اللہ۔ مسلموں کے راہنما
کشتیٔ اسلام کے اے ناخدا
جلدی جلدی بڑھنے والے شہریار
اے اسیرانِ جہاں کے رستگار
ان ضعیفوں۔ نیم جانوں کیلئے
کر دعا اپنے غلاموں کیلئے
خوابِ غفلت میں پڑے سوتے ہیں مست
ہم اسیرانِ بلائے معصیت
نفسِ امّارہ سے پائیں مخلصی
ٹوٹ جائیں کاش زنجیریں سبھی
اور چھا جائیں جہاں پر سیل وار
بڑھتے جائیں تیز پا اور ہوشیار
جھوٹ کا فتنہ دبا دیں زیرِ غار
حق کو پھیلا دیں جہاں میں یکبار
گلشنِ اسلام میں پھر ہو بہار
پرچمِ اسلام ہو در ہر کنار
ہو جبینِ شرک بھی غرقِ نیاز
ہر جگہ توحید کا بجتا ہو ساز

ہر طرف اسلام ہی اسلام ہو
ہر زباں پر اک خدا کا نام ہو

تصاویر کے متعلق ایک ضروری اعلان

تصاویر کے متعلق میں اس قدر اعلان کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ بعض اہم تصاویر اس نمبر میں الگ نظر نہ آئیں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بعض بزرگ گروپوں میں موجود ہیں۔ مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح اول۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ اور اسی طرح بعض اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ گروپ میں ہیں۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم۔ حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم صحابہ نمایاں طور پر گروپوں میں موجود ہیں۔ بیرونی مبلغین میں سے جن کے فوٹو ہمارے پاس تھے۔ ان کے فوٹو ہم نے دے دیئے۔ اور جن کے فوٹو نہ تھے۔ ان کے فوٹو نہیں دیئے جا سکے۔ جس کا افسوس ہے۔ ہندوستان کے مبلغین کے فوٹو نہیں دیئے گئے۔ البتہ مولانا مولوی بقا پوری صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے مبلغ ہیں۔ اور اس وقت مقامی واعظ ہیں۔ ان کا فوٹو ان کی قدامت اور مرکزی واعظ ہونے کی وجہ سے دے دیا گیا ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا فوٹو نہیں مل سکا۔ ورنہ میں اسے بھی شائع کرتا۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کے فوٹو کے نیچے پریس کی غلطی سے آپ کا نام شائع ہونے سے رہ گیا۔ صرف یہ لکھا گیا ہے۔ کہ محرک خلافت جوبلی۔ احباب نوٹ کر لیں۔ (محمود احمد عرفانی)

سرگذشت

میںنے پسند کیا کہ الحکم کے جوبلی نمبر کی اشاعت کی داستان کا نام سرگذشت رکھوں۔ یہ ایک قصہ میرے لئے لطیف، حیرت انگیز اور ایمان افروز ہے۔ میں حیران ہوں کہ میں نے کیا اقدام کیا۔ پھر حیران ہوں کہ میں ان دشوار گزار راستوں سے کیسے گزرا۔ پھر حیران ہوں کہ اس بلند بالا پہاڑ کی چوٹی پر کیسے چڑھ گیا۔ میں سوچتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں۔ میں غور کرتا ہوں مگر مجھے اس ساری کہانی کی سمجھ نہیں آتی۔ میں آج الحکم کے جوبلی نمبر کو دیکھ کر کہہ اٹھتا ہوں کہ کیا یہ خواب ہے یا بیداری۔ کیا یہ حقیقت ہے یا تخیل۔

میںنے الحکم جوبلی نمبر کا بغیر سوچے سمجھے اور بغیر کسی فکر و تدبر کے اعلان کر دیا۔ مجھے خوب تجربہ تھا کہ میرا ہاتھ کسی نے نہیں بٹانا۔ میں جانتا تھا کہ میں کمزور و تنہا ہوں۔ مجھے علم تھا کہ میں سخت بیمار ہوں۔ اور میں محنت نہیں کر سکتا۔ یہ سب کچھ جانتے ہوئے معلوم نہیں کہ میںنے کس تقاضی طاقت کے ماتحت اعلان کر دیا۔ اور اعلان بھی کیا خطرناک کہ اخبار سو صفحے سے کم نہ ہوگا۔

میری حالت ایسی کہ ایک پائی پاس نہ کبھی ہوئی اور نہ اسوقت تھی۔ صحت کی یہ حالت کہ گھنٹوں نہیں بعض دفعہ دنوں تک چارپائی پر لیٹا رہتا۔ اس حالت میں میں نے کئی دن یہ سوچتے ہوئے گزار دیئے کہ کیا ہوگا؟ اور کس طرح ہوگا؟ میں یہ بھی سوچ رہا تھا کہ معاصر الفضل کی طرف سے بھی جوبلی نمبر کا اعلان ہو گیا۔ الفضل کا وسیع اثر۔ اس کے دائرہ احباب کی فراخی۔ اس کے لئے اسباب کی سہولتوں کا مہیا ہونا۔ یہ سب امور ایسے تھے جنہوں نے میرے قلب پہ یہ اثر ڈالا کہ اب الحکم کے لئے مضمون کون لکھے گا۔ اور جب مضامین میں جدت اور ندرت نہ ہوگی تو اسے کون خریدے گا۔ میرے بیمار جسم نے اس کا اثر میرے قلب پر ڈالا۔ اور میں ایک قسم کی تھکاوٹ اور ضعف محسوس کرنے لگا

میںنے جن دوستوں کو مضامین کے لئے کہہ رکھا تھا میں نے اب دیکھا کہ وہ مجھ سے آنکھیں چرانے اور بچنے لگے۔ ان کی کوشش یہ ہونے لگی کہ وہ سلسلہ کے کثیر الاشاعت اخبار کو چھوڑ کر الحکم جیسے اخبار میں اپنا مضمون کیسے دیں۔ مجھے اس حالت نے حیران کر دیا۔ میں ایک دن جبکہ اپنی چارپائی پر لیٹا ہوا تھا اور میرے سر میں ہزار ہا خیالات کا ایک طوفان امڈ رہا تھا۔ اس وقت میری نظر دیوار پر لکھے ہوئے شعروں پر پڑی جو یہ تھے ؎

تمہیں اپنی مشکل کو آساں کرو گے ۔
تمہیں درد کا اپنے درماں کرو گے
تمہیں اپنی منزل کو آساں کرو گے
کرو گے تمہیں کچھ اگر یاں کرو گے
چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے (حالی)

میرے دل میں ایک عزم کی لہر پیدا ہو گئی۔ اور میں نے اپنی کمر ہمت کو باندھ لیا۔ میںنے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا کہ میں اس نمبر کی اشاعت کا انتظام کروں گا۔ اور اگر ایک بھی مضمون نہ آئے تو میں تنہا سو صفحے کا اخبار اکیلا ہی تیار کروں گا۔

میںنے اپنی بیماری کو مخاطب کر کے کہا کہ تو مجھ سے ہٹ جا کہ میں اب کام کا عہد کر چکا ہوں۔ میں کام کروں گا اور اس عزم سے کروں گا کہ خواہ آخری کاپی لکھنے پر میری قوت جواب دیدے۔ خواہ میری بیماری ہمیشہ کے لئے بڑھ جائے خواہ میں مدتوں کے لئے بیکار ہو جاؤں مگر اب کوئی طاقت مجھے کام سے نہیں روک سکے گی۔ میں اٹھ بیٹھا۔ اپنے اوپر کی چادر کو پھینک دیا۔ میرے دل میں عزم کے ساتھ قوت پیدا ہوئی۔ قوت نے مجھے ایک کیفیت سرور بخشا۔ میں مست و الست تھا۔ میں اس دنیا سے کھویا گیا میں نے قلم ہاتھ میں لے کر لکھا ـــــ اور لکھا ـــــ اور لکھتا چلا گیا۔ مجھے معلوم بھی نہیں ہوا کہ دن کیسے گزر رہا ہے۔ اور مجھے یہ بھی پتہ نہ چلا کہ رات کیسے ختم ہوتی ہے۔ وہ مضمون کیا تھا؟ حدیث دلبری۔ میرے احساس و شعور کے مضراب پر میری قلم کے باریک ریشمے پہ چوٹ پڑ رہی تھی۔ اور میں اس میں کھویا ہوا تھا میرے عالم بیخودی کی یہ حالت ہو گئی کہ ایک دن سر راہ ایک دوست کو میں نے پکڑا اور مضمون کا تقاضا کیا۔ وہ اس سے دو دن قبل مجھے اپنا مضمون دے گئے تھے۔ انھیں حیرت ہوئی اور مجھے ہنس کر کہنے لگے کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ تب مجھے ہوش آیا۔ اور میں نے کہا ہاں غلطی ہوئی۔

پس اس کام نے مجھے دارو بے ہوشی کا سا کام دیا جس کی وجہ سے میری کوفت اور بیماری بھی مجھے بھول گئی۔ نہیں نہیں بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ مجھے چھوڑ گئی تو زیادہ درست اور صحیح ہوگا۔ میرے جاننے والے تعجب کرنے لگے۔ اور بعض تو مجھے کہہ بھی دیتے تھے کہ ان دنوں تمہاری صحت پہلے سے بہت اچھی ہو رہی ہے۔ پس باوجود پریشانی اور حیرانی کے اس نمبر کی برکت سے مجھے ان ایام میں غیر معمولی صحت اور قوت حاصل ہوئی۔

مجھے جب اپنی صحت کی فکر سے نجات ہوئی۔ تو عالم اسباب کی کمی نے مجھے پریشان کر دیا۔ روپیہ موجود نہ تھا۔ کاغذ کی گرانی حیران کن تھی۔ میں نے بہت سے دوستوں کو اپنی مدد کے لئے پکارا مگر ہر طرف سے سوائے ناکامی کے مجھے کچھ میسر نہ آیا۔ اور بعض نے تو جواب دینا پسند نہ کیا۔ وقت نزدیک سے نزدیک تر ہوتا چلا گیا۔ مجھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا میں ہمالیہ کی چوٹی کی مہم کو سر کرنے کا عزم کر چکا ہوں اور یہ اقدام موسم سرما میں کیا گیا ہے جبکہ برف شدت سے برس رہی تھی۔ اور چوٹیاں برف سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ قدم قدم پر پاؤں اور بلندی پر چڑھنے کی وجہ سے سانس پھولنے لگتا ہے۔ میری حالت ایسی تھی کہ میں چند قدم چڑھ کر ستانے لگتا اور آنکھ اٹھا کر دیکھنے لگتا کہ ابھی پہاڑ کی چوٹی کتنی دور ہے میں اس کی بلندی کو دیکھ کر اپنی ہمت کو پست پانے لگتا اور کبھی پھر اپنے قلب میں شعاع امید پیدا کرتا۔ اور اپنے آپکو ابھارتا اور کہتا کہ ہمت کر منزل قریب ہے۔

اس طرح بڑھاوے دیتا ہوا آگے چلتا گیا۔ بالآخر میرے خدا نے میری منزلیں آسان کر دیں۔ اور مجھے میرے ہمالیہ کی چوٹی پر پہنچا دیا۔ ربنا لک الحمد والشکر

اے میرے خدا تیرا ہی حمد و شکر ہے۔

خدا نے روپے کی ایسی صورتیں پیدا کر دیں کہ میں حیران ہوں کہ کیسے کر دیں۔ ایک ایک منٹ میں جیسے کوئی غیبی مدد پہنچ جاتی ہے پہنچتی رہی۔ اس طرح میرے وہ کام جو روپے سے وابستہ تھے۔ پورے ہو گئے۔ مضامین کی اسقدر کثرت ہوئی کہ مجھے بعد میں اپنے دوستوں سے شرمندہ ہونا پڑا کہ میں ان کو شائع نہ کر سکا۔

میرے گرد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابی دو فرشتوں کی طرح تھے جو میری کامیابی کے لئے دن رات دعائیں کرتے تھے۔ یہ ساری کامیابی انہی دعاؤں کے طفیل ہے

ہاں

میں غلطی کروں گا اگر میں ایک اور ہستی کا ذکر نہ کروں اور وہ حضرت والد صاحب قبلہ کا وجود ہے۔ انھوں نے اس نمبر کی اشاعت کے لئے مالی قربانی اس حد تک کی ہے کہ میری ضرورتوں پر تاروں کے ذریعے روپیہ بے دریغ بھیجتے رہے۔ اور دعاؤں کی یہ حالت کہ خود دعائیں کرتے اور تاروں کے ذریعے مجھے تسلی دیتے اور فرماتے

خدا پر بھروسہ کرو

پس اس نمبر کی کامیابی میں ان کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ مالی طور پر ان کے سوا تین چار دوستوں نے ہمارے سلسلہ سے میری مالی مدد فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزا

میں سخت ناشکری کا مرتکب ہوں گا اگر میں خان بہادر سیٹھ احمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد کا جو ابھی تک ہمارے سلسلہ میں داخل بھی نہیں ہیں اس مہربانی کا شکریہ ادا نہ کروں کہ انھوں نے اس نمبر کی اشاعت کے لئے مجھے میری درخواست پر گرانقدر امداد دی۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور عمر میں برکت دے۔ آمین۔

الغرض

اللہ تعالیٰ نے اس نمبر کی اشاعت کے لئے میری صحت بھی درست کر دی۔ مالی ضرورتوں کا بھی خود کفیل ہو گیا۔ مضامین بھی آ گئے اور ہر روک کو خود دور کر دیا۔ حتیٰ کہ مجھے ایک کاتب کی ضرورت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے فضل سے منشی حبیب احمد صاحب کو بمبئی سے میرے پاس پہنچا دیا۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ خود خدا تعالیٰ اپنے اس پاک خلیفہ کی اس جوبلی پر خوش ہے۔ اور اس لئے اس نے ہمارے کام میں برکت ڈال دی۔

اس نمبر کی اشاعت میں حسب ذیل بزرگوں اور دوستوں نے کسی نہ کسی رنگ میں میری مدد فرمائی۔ حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی نے جس ذوق و شوق محبت اور عشق سے میری مدد کی ہے۔ میں اس کے شکریہ کے لئے الفاظ نہیں پاتا۔ ان کا عشق تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حسن و احسان میں اس کی نظیر سے ایسا ہی ہے۔ اور وہ جو کچھ کر رہے تھے وہ اس عشق کا ادنیٰ جلوہ یا نظارہ تھا

ان کے بعد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی نے میری دعاؤں سے مدد کی۔ اور چوہدری ظہور احمد صاحب نے میرا ہر طرح ہاتھ بٹایا اور دن اور رات میرے ساتھ لگے رہے۔ منشی حبیب احمد صاحب کاتب اور منشی دین محمد صاحب کاتب نے جس محنت اور عرق ریزی کا ثبوت دیا اس کے لئے میں جذبات شکر محسوس کرتا ہوں۔ اسیطرح مکرمی شبلی صاحب بی کام کا شکر گزار ہوں جنھوں نے میرے لاہور کے بوجھ کو خود اٹھا لیا۔ ملک محمد عبداللہ صاحب فاضل نے بھی میری اخلاقی مدد فرمائی۔ اور قریشی میر محمد صاحب اور منشی محمد ابراہیم صاحب نے بعض چیزوں کی لسٹیں بنانے اور مواد جمع کرنے میں میری مدد کی۔

جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے نے بھی میری حوصلہ افزائی میں کوئی کمی نہیں رہنے دی

میں ناشکری کروں گا اگر میں حضرت ام المومنین کی خادمہ جنابہ مائی کاکو صاحبہ جو سیکھوانی برادران کی ہمشیرہ ہیں کی اس نیکی کا ذکر نہ کروں۔ کہ ایک دن مجھے ایک معقول رقم کی شدید ضرورت تھی۔ اور میں نے جب ان سے ذکر کیا۔ تو انھوں نے چند گھنٹوں کے اندر اپنی ذمہ داری پر کسی سے رقم کا انتظام کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب بزرگوں اور بھائیوں کو خود جزائے خیر دے۔ چونکہ میرا دل ان سب کے لئے جنھوں نے الحکم کے اس نمبر کی خدمت کی ہے شکر کے جذبات محسوس کر رہا ہے۔

اسلئے میں میاں عبدالحکیم صاحب دفتری کے لئے جذبات شکر پاتا ہوں جس نے راتوں کو جاگ کر اس خدمت کو سر انجام دیا۔

اور اس سلسلہ میں چوہدری اللہ بخش صاحب مالک اللہ بخش سٹیم پریس کا بھی شکر گزار ہوں انھوں نے باوجود کثرت کار کے الحکم کے لئے ہر طرح قربانی سے کام لیا۔

جزاھم اللہ احسن الجزا

ایک نہایت ضروری بات

اس اخبار کی اشاعت کے لئے میرے دل کے کسی گوشے میں ذاتی منفعت کا جذبہ کام نہیں کر رہا تھا بلکہ صرف اور صرف ایک ہی جذبہ کارفرما تھا کہ کس طرح قلب کی مخفی محبت کی آگ کا شعلہ بلند ہو سکے۔ ورنہ یہ ایک سچائی ہے کہ جس قدر رقم اس پرچہ پر خرچ ہوئی ہے اس کے لحاظ سے [illegible] خرچ آیا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یہ حقیقت ہے کہ یہ پرچہ کسی ذاتی منفعت کی غرض سے شائع نہیں کیا گیا۔

دعا

اے اللہ! میں نے نہایت صدق دل اور خلوص مندی سے اس خدمت کو سر انجام دیا ہے دعا ہے تو اسے قبول فرما۔ اور لوگوں میں اس اخبار کی جو تیرے پاک مسیح کے زمانہ کی ایک یادگار ہے محبت ڈال دے۔ تا وہ اس کی اشاعت کے لئے کوشاں ہوں۔ آمین۔ ثم آمین

درخواست دعا

جن احباب کو الحکم کے اس پرچے سے کچھ بھی روحانی مسرت حاصل ہو۔ وہ میرے پیارے والدین اور میرے خاندان کے لئے درد دل سے دعا کریں کہ مجھے مزید شکریہ کا موقع دیں۔ والسلام

خاکسار

محمود احمد عرفانی

۱۸ دسمبر ۱۹۳۹ء بوقت ۱۱ بجے شب

الحکم کے جوبلی نمبر کی قیمت بعد جلسہ دوگنی کر دی جائے گی۔

قسم اول۔ ایک روپے کی بجائے دو روپے
قسم دوم: ۸ آنے کی بجائے ایک روپیہ

(مینیجر اخبار الحکم قادیان)